

122

آیات نمبر 74 تا 83 میں ابراہیم علیہ السلام کا بتوں کے بارے میں اپنے باپ سے ایک مکالمہ [روایات کے مطابق ابراہیم علیہ السلام کے باپ اللہ کو ماننے والے تھے۔، آزر ان کے چچا تھے جنہیں عربی محاورہ کے مطابق باپ ہی کہا جاتا تھا]۔ ابراہیم علیہ السلام کا ایک ستارے، چاند اور سورج کو غروب ہوتا دیکھ کر یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ یہ چیزیں معبود نہیں ہو سکتیں۔ اپنی قوم کے سامنے اعلان کہ میں ان چیزوں کو معبود ماننے سے انکار کرتا ہوں اور آسمانوں اور زمین کے بنانے والے کی بندگی کرتا ہوں۔ ان کی قوم کا ابراہیم علیہ السلام سے ایک مکالمہ۔

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْۤ اَرٰىكَ وَ قَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾ اور وہ وقت یاد کرو جب ابراہیم (علیہ السّلام) نے اپنے باپ آزر سے فرمایا کہ کیا تو بتوں کو اپنا معبود قرار دیتا ہے یقیناً میں تجھے اور تیری ساری قوم کو صریح گمراہی میں دیکھتا ہوں وَ كَذٰلِكَ نُرِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾ اور ہم اس طرح ابراہیم (علیہ السّلام) کو آسمانوں اور زمین کے عجائبات دکھانے لگے تا کہ وہ کامل یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾ پھر جب رات کی تاریکی ان پر چھا گئی تو انہوں نے ایک ستارہ دیکھا، آپ نے فرمایا کہ یہ میرا رب ہے لیکن جب وہ ستارہ غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں غروب ہو جانے والوں کو پسند نہیں کرتا فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ

لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ﴿۷۷﴾ پھر جب چاند کو چمکتا ہوا دیکھا تو فرمایا کہ یہ
میرا رب ہے لیکن جب وہ غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر میرے رب نے میری
رہنمائی نہ فرمائی تو میں گمراہ لوگوں میں شامل ہو جاؤں گا فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ
بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ
مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ﴿۷۸﴾ پھر جب سورج کو روشن دیکھا تو کہا کہ یہ ہے میرا رب کیونکہ یہ
سب سے بڑا ہے لیکن جب وہ بھی غروب ہو گیا تو کہنے لگے کہ اے میری قوم! میں ان
چیزوں سے سخت بیزار ہوں جن کو تم اللہ کا شریک قرار دیتے ہو اِنِّيْ وَجَّهْتُ
وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ﴿۷۹﴾ۚ میں نے سب سے یکسو ہو کر اپنا رخ اسی کی طرف کر لیا ہے جس
نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں وَحَآجَّهٗ
قَوْمُهٗ ۭ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ هَدٰىنِ ۭ پھر اس کی قوم اس سے جھگڑنے
لگی تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ کیا تم اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑتے ہو؟
حالانکہ اس نے مجھے سیدھی راہ دکھا دی ہے وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ
اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْــًٔا ۭ اور میں ان چیزوں کی ضرر رسانی سے نہیں ڈرتا جنہیں تم
اللہ کا شریک ٹھہراتے ہو، مگر یہ کہ میرا رب مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے وَسِعَ رَبِّيْ
كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ۭ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ﴿۸۰﴾ میرے پروردگار کے علم نے ہر چیز کا
احاطہ کیا ہوا ہے تو کیا تم سوچتے نہیں؟ وَكَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا

تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ اور جن چیزوں کو تم نے اللہ کا شریک بنا رکھا ہے میں ان سے کیسے ڈر سکتا ہوں جبکہ تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ تم نے ان چیزوں کو اللہ کا شریک بنا رکھا ہے جس کے لیے اللہ نے کوئی سند بھی نازل نہیں کی؟ فَاَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾ اب ان دونوں فریقوں میں سے کون امن و سلامتی کا زیادہ حقدار ہے، تو جواب دو اگر تم کچھ جانتے ہو؟ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ؑ امن و سلامتی ان ہی لوگوں کے لیے ہے جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان میں شرک کی آمیزش نہیں کی ، یہی لوگ راہ راست پر ہیں [رکوع ۹] وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ اور یہ ہماری وہ دلیل تھی جو ہم نے ابراہیم (علیہ السّلام) کو انکی قوم کے مقابلہ میں عطا کی تھی نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۸۳﴾ ہم جس کے چاہتے ہیں درجات بلند کر دیتے ہیں، بیشک آپ کا رب بڑا ہی حکمت والا بڑے علم والا ہے